منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشورِ محمدیؐ

چو منشور ظلمت زداود جہان | ز فضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عندیات پوادر آزد | بیکبخ عدم بار مستور شد | دلم گفت نا گہ بوصغر چیز | عیار سر خاتم ز مستور شد

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۱۵، ذی حجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اُنسے جود و زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہ مدینہ
یہ وہ ہے کہ جس نے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبر جد | منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ اے پیمبرؐ | صد تف جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہسے پایا انجام | انجام کو تو نے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی رد بر دنہین تہا
ای تجہپہ درود اور معطر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرہی فیض سے از آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک حبیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اسکے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے نا شکیبی | ظاہر ہے اسکی دلغریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ہے ترے یہی ہے امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی کے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی ہمت | حقتے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہی نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تم کو قدردانی
ہے تم کو ضرر گر ہو دیندار | دل بیچ کے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن | ملنا مرا سہل یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بہیجو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا تجھے روانا
ہر عشرہ مین سہان بہر تنگ اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

اشتہار مسلم پریس

(مسلمانون کا اخبار انگریزی جو مدراس مین نکلنے والا ہے)

مسلمانون کے خیالات اور ضروریات ظاہر کرنے کیلئے انگریزی اخبار کی ہندوستان مین بہت بڑی ضرورت ہے اگرچہ ہمت و لیاقت سے شایع کنندگان محمدن اوبزرور و اخبار انجمن پنجاب و علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ و کوہ نور لاہور اور دو اک دوسرے پرچون کی شکایت مذکور کسی حد تک صوبہ بنگالہ و ممالک شمالیہ و پنجاب مین دور ہوی مگر صوبہ جات وسطی و مغربی و جنوبی مین اس قلیم کی علی حالہ رہگئی ہے۔ ازانجاکہ ترقی علوم کا چرچا جا بجا ہے اور متفرق درجون سے ملکی لوگ اپنی ذمہ داریون سے خوب آگاہ ہو گئے ہین ایسے وقت مین ایک پرچہ انگریزی کا اچھی انتظام کے ساتھ شایع ہونا درستی خیالات عامہ کو نہایت معین ہونے کے سوا سے ہمارے حکام کے روبرو ہمارے حال اور قال کو بلا واسطہ عرض کرنے کا بڑا ذریعہ ہیگا ہمارے ہندو احباب نے اس بہاری امر مین خوب پیروی کی ہے چنانچہ ان کے نکالے ہوے متعدد اخبارون سے مبرہن ہے جنمین اکثر پرچون کا اہتمام بمذاق و راستبازی تمام و باانتظام و لیاقت مالا کلام ہوتا ہے۔ ہندوستان مین اخبارات اردو کی کچھ کمی نہین خود شہر مدراس مین دس گیارہ تک چھپتے ہین اور اکثر پرچون کا اہتمام اگرچہ بخوبی و خوش اسلوبی ہوتا ہے اور کئے مفید مقاصد ان سے ذریعہ برآتے ہین لاکن اس حقیقت کا انکار نہین کیا جا سکتا کہ یہ سب سے سب انگلیکات مین عاجز ہین یعنے بغیر مدد و ترجمہ کے اپنے خیالات کی رسائی نابان سلطنت ہندوستان اور کتنے تعلیم یافتہ لوگون تک نہین کر سکتے۔

اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ ایک پرچہ بالفعل ہفتہ وار بنام مسلم پریس بہ تحت اہتمام ایک کمیٹی کے من ابتدا غرہ اکتوبر ۱۸۸۴ء نکالا جاوے جسکی وجہ اشتراک ذیل ہوگی اور امید ہے کہ تعلیم یافتہ اور قدرتمند حضرات اسکی تائید و حمایت مین کوتاہی نفرمائین گے اس پرچہ کو مفید و مطبوع بنانے مین جسقدر سعی و محنت درکار ہو دریغ نہ رکھی جائیگی اور امور فوائد عامہ مین عموماً اور اصلاح و ترقی خواہی مین اس جماعت کے خصوصاً جسکی وکالت پر یہ پرچہ کمربستہ ہے رعایت وحق گوئی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نکیا جائیگا

ارباب کمیٹی مترصد ہین کہ حضرات ترقی خواہ قوم اس قابو کو ہاتھ سے نجانے دین گے اور بشوق دل و ہمت مردانہ و ہمدردی قومی اس تحریک کو قوت کثیرہ بخشینگے یورپین و یورو شین اور ہندو بمہ بمتون اور معززون کے خدمات مین بھی امید ہے کہ اس تجویز کو اپنے خیال مہربانہ مین لائین گے اور اپنی غمخواری اس گروہ کے حق مین مبتلائین گے جو عمومی رفاہ و ترقی کے میدان مین پیچھے پڑ گئی ہے۔

مذکور الصدر پرچہ کی خریدی یا کسی نمط کی حمایت رسانی جن حضرات کو منظور ہو بسراغ ذیل مراسلت فرمائین۔ سکرٹری مسلم پریس کمیٹی۔ محلہ شکوہ الملک میلاپور۔ مدراس

وجہ اشتراک مسلم ہرلڈ

عام قیمت سہ ماہی پیشگی ۳ روپیہ

" مابعد سہ ماہ ۴ روپیہ

کم قیمت سہ ماہی فقط بمد پیشگی قومی مجلسون

اور کم امدنی والون کے لئے ۱ روپیہ ۸ر

طلبا کے لئے بطور خاص سہ ماہی بمد پیشگی فقط ۱ روپیہ

محصول ڈاک کسی سے نہ لیا جاویگا

فائدہ اگر قدردانی مسلم ہرلڈ کی بواجبی ہو تو کمپنی کا ارادہ ہے کہ جنوری ۱۸۸۴ء سے اس پرچہ کو ایکدن آڑ شایع کرے خریدی کی درخواستین جنتی جلد پہونچ جائین بہتر ہے۔

اشتہار قابل اشتہار

جمیع روسا ذوی شان ہندو مسلمان شہر الہ آباد کی خدمت شریف مین التماس ہے کہ مین اس شہر مین عرصہ پانچ ماہ سے وارد ہون اور ابتک کسی پادری صاحب ولایتی یا ہندوستانی کے یہ جرات نہ ہوئی کہ مقابلہ مین آوین دینز میرے مقابلہ کے واسطے پادری عماد الدین صاحب دی دی کو ملک پنجاب سے بلایا مگر وہ بھی نہ آئے اب آج تاریخ ۷ اگست ۱۸۸۴ء کو سارے مدرسون اور مطبعون اور شہر مین مشہور کر دیا کہ آج عیسائی بستی مین مولوی صاحب سے مباحثہ ہے حالانکہ مجھے مطلق خبر نہین نہ مجھے کسی پادری صاحب ولایتی یا ہندوستانی نے کوئی خط لکھا اور نہ میرے مکان پر آئے مین اطلاعاً یہ اشتہار دیتا ہون کہ عولم وخواص شہر ہذا واقف ہو جاوین کہ یہ لوگ کیسا ہتان عظیم باندھتے ہین اور چاہتے ہین کہ کسی طرح یہ مشہور ہو جاوے کہ مولوی صاحب ہم سے مباحثہ نہ کر سکے لیکن یہ مشہور ہونا ناممکن ہے کیونکہ سارا یہ شہر اور منصف مزاج مسیحیون سے دل اس سے خوب واقف ہین اگر مباحثہ کرنا منظور ہو تو کسی ولایتی عالم کو کہین سے بلاوین اور کسی میدان مین مباحثہ ہو اور انتظام پولس بھی ہو اور منصف بھی مقرر کئے جاوین اور حکام بھی تشریف لاوین اور حکام والامقام سے اجازت بھی لینی ہوگی۔

المشتہر ابو البرکات محمد شرف الحق صدیقی نسبا حنفی مذہبا دہلوی وطنا۔ واعظ اسلام۔

جناب ایڈیٹر اخبار منشور محمدی دام لطفکم۔

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ آپ نے سنا ہوگا کہ جسکا کلکتہ مین بہت سے عیسائی مسلمان ہوئے ہین اور یہ بھی سنا ہوگا کہ انمین نجم الدین نامی ایک شخص بڑا قابل ہے پس اب اوسکا کچھ حال مفصل لکھا جاتا ہے اگر آپ اوسکو اپنے اخبار مین چھاپ دین تو موجب انتشار امر حق ہو۔

محمد عبد الکریم از کلکتہ دیم ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ

نجم الدین

اس شخص کا نام پہلے چارلس برگس تھا یہ شخص ملک کنٹ کا رہنے والا ہے اس کے والدین اب تک زندہ ہین چنانچہ مقام سینگ بروے ان کے والدین کا جو بالفعل ایک خط آیا ہے اسکو ہم بھی نقل کرین گے نجم الدین کے شادی ابتک نہین ہوی ہے اسکی عمر کوئی تیس تیس برس کی ہے مدت تک یہ شخص ملک افرقہ مین رہا ہے اور رسوا حل

عرب کی بھی خوب سیر کی ہے بصرہ وجدہ وعدن مین سالہا بہدہاے جلیلہ اسکو رہنے کا اتفاق ہوا ہے تہوڑی روزسے یہ شخص کلکتہ مین آگیا تہا اور چونکہ قطع نظر انگریزی کے ریاضی اور علوم دینیہ سے بہی اسکو واقفیت ہے پادری تہوبرن کی گرجا کا یہ منتظم وجیل کا مدرس مقرر ہوگیا مگر چونکہ سواحل عرب مین مدت تک رہ چکا تہا دین اسلام کے خوبیون سے خوب واقف تہا اور اسکا سینہ اس گنجینہ سے معمور تہا اور ہر وقت یہی چاہتا تہا کہ ایک اچہی موقع پر اس مذہب حقہ کو ظاہر کیجئے یہان کلکتہ مین جو ولنگٹن اسکویر پر ہر روز عصر کے بعد ایک مجمع وعظ ہوا کرتا ہے اور ہر مذہب و درجہ کے لوگ آیا کرتے ہین اسکا بہی جو گذر ہوا تو وہ دبے ہوے لوگ بہنک اوٹہے اور اب وہ اس عشق کو نہ چہپا سکا ؎ خوش است از تجردان این نکتہ گفتن
کہ عشق و مرگ را نتوان نہفتن

اگرچہ وہ ایک عہدہ جلیلہ پر سرفراز اور اپنے قوم مین ممتاز تہا اور وہ یہ بہی جانتا تہا کہ مسلمان ہونے مین مجہے سخت تکلیفین اور ہانی اور بہت سے مشقتین جہیلنی پڑینگے مگر ؎ دولت دنیا کو وہ خاکمین ذالی لیکن - جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووے -

آخر کو ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء کو یہ شخص مسلمان ہوگیا اور علی الاعلان سچا مذہب اسلام کا قبول کرلیا اور چاند چوک تکیا تولے مین جناب میر مقصود علی صاحب کے مکان پر رہنے لگا اور اس روز سے برابر عصر کے وقت ولنگٹن اسکویر مین اگر بجاے عیسائی درس کے محمدی منادی کرنے لگا چونکہ یہ شخص مذہب نصاریٰ سے خوب ہی واقف تہا تثلیث وغیرہ سے ایسے دہجیان اڑانے لگا کہ جوق جوق گورے کالے پادری اسکا وعظ سنتے اور رمونہ سکتے اور کچہ نہ بول سکتے رفتہ رفتہ اوس کے وعظ کی یہ تاثیر ہوی کہ بہت سے عیسائی بلا جبر واکراہ وطمع لالچ مسلمان ہوے چنانچہ جن لوگون کے نام مجہے بعید سکونت وغیرہ ملے ہین ان کو نقل کرتا ہون۔

مسلمانی نام	پہلا نام	محل سکونت	تاریخ اسلام	مقام اسلام
قمر الدین	لوئس والٹر	انگلنڈ	۲۰ مارچ سنہ ۸۴ء	تکیا تولی چاندنی چوک کلکتہ
عبدالرحمان	ولیم والش	ایضاً	۲۶ ایضاً	ولنگٹن اسکوئر
اک برہمن	ایک برہمن	ہندوستان	ایضاً	ایضاً
اک عورت	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
عبدالرحیم	جان رابرٹسن	انگلنڈ	۲۷ ایضاً	ایضاً
سیف الدین	چارلس لومارس	فرانس	۳ اپریل	ایضاً
اک ہندو	ایضاً	ہندوستان	۷ ایضاً	ایضاً
محمد یوسف	جوزف ملز	افرقہ	۲۶ ایضاً	ایضاً
امین الدین	جارج ہنری	افرقہ	۲۶ ایضاً	ایضاً
فاطمہ مع پسر خود	ایک ہندی عورت	ہندوستان	ایضاً	ایضاً
محمد لطیف	لامعلوم	لامعلوم	"	"
ایک ہندی	"	"	۲۷ "	"
ایک برہمنی	"	"	۲۷ "	"
نذیر الدین	جان برنز	لامعلوم	۲۸ "	ایضاً

مسلمانی نام	پہلا نام	محل سکونت	تاریخ اسلام	مقام اسلام
عبدالصمد	ڈیوٹ ہین	اینگ لینڈ	۲۲ اپریل	ولنگٹن اسکوئر یعنے گول تالاب
عبدالحکیم	فرائیک بار کوئیسٹ	نوری	۲۲ ایضاً	ایضاً
زینب	ایک ہندوستانی عورت اسم لامعلوم		۲۸ ایضاً	ایضاً
داؤد	داؤد	لامعلوم	ایضاً	ایضاً
ایک مرد ہندو	اسم لامعلوم	"	۲۸ ایضاً	ایضاً
عبدالقادر	ڈی ڈٹ بوری	اسکاٹلنڈ	۲۹ ایضاً	ایضاً
عبدالغنی	جان ریدن	انگلنڈ	۲۹ ایضاً	ایضاً
عبدالحمید	کہایارام	ہندوستان	۲۹ ایضاً	ایضاً
عایشہ	ہندو عورت	ایضاً	۲۹ ایضاً	ایضاً
ایک رہمنی اسم لامعلوم		ایضاً	ایضاً	ایضاً

جب اسقدر نو مسلمون کی کثرت ہوی تب مسلمانون نے چاہا کہ انکے رہنے کے لئے ایک مکان اچھا آرام کے لایق مقرر کر دیا جاے اور کہانے پینے کا کوئی سامان معقول ہو چنانچہ اسی امر کے درستگی کے لئے مورمی کو ایک مجلس شاہ لطافت حسین مختار ہائکورٹ کے مکان مین منعقد ہوی اور کچہ انتظام چندہ کا کیا گیا اسپر تمامی اہل اسلام متفق ہوے اور سبہون نے بقدر حیثیت اس کے شرکت کا حوصلہ کیا مگر اس مجلس کے تیسرے ہی جلسہ مین کچہ ایسی بے عنوانی ہوی کہ بجاے ترقی کے وہ متنزل ہونے لگی اور تمامی عمائد ممتول اس سے علحدہ ہو گئے اور نجم الدین جس کے لئے یہ سب کچہ ہوا تہا وہ بہی بس سے

ناخوش ہو کر علحدہ ہو گیا اور جب سے ان نو مسلمون کے کہانے پینے و کرایہ مکان وغیرہ کی کفالت عموماً مسلمانون سے ہوتی رہی مگر چونکہ بہیئت اجتماعی ایک مقدار سنگین کی ذمہ داری تہی اس لئے یہ بندوبست کیا گیا کہ ایک ایک نو مسلم ایک ایک محلہ مین مقرر کر دیا جاے اور وہ محلہ والے اس کے کفیل ہون چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تمامی نو مسلم متفرق کر دئے گئے ان مین سے اب بعض نوکر بہی ہو گئے ہین - اور بعض ویسے محلہ والون کی ذمہ داری پر بسر اوقات کرتے ہین باقی نجم الدین معہ چند آدمیون کے ابتداے رمضان سے مدرسہ اسلامیہ کلکتہ مین رہنے لگا اور برابر خدا کے واسطے وعظ کرتا رہا اس کے وعظ کی شہرت جو عالمگیر ہوی اور مختلف اخبار والون نے بہی چہاپا تو بہت جگہون سے اسکی طلبی آئی اور نوکری کے لئے لوگون نے بلوایا مگر یہ مرد خدا اسی شغل پر مشغول رہا آخر کو چپ چاپ میرزا سلطان احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور نے بہی بتوسل جناب مولوی احمد حسین صاحب رئیس حاجی گنج پٹنہ عظیم آباد و جناب مولوی کمال الدین خان صاحب رئیس فرخ آباد محلہ فتح گڈہ ان کو بڑی شوق و اصرار سے طلب کیا تو یہ اپنے دوستون و خیر خواہون کے کہنے سے راضی ہوے تب میرزا صاحب کو اسکی مہار کہاد بہی گئی جسپر فوراً انہون نے پینتالیس روپیہ زاد راہ بہیجدی اور میان نجم الدین صاحب اس خیال سے کہ

اس ملک پنجاب مین میری ترقی علمی بہی ہوگی ۱۴ اگست سنہ ۸۴ء کو روانہ ہوے اور عند الرخصت جناب مولانا المولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب کو ایک تحریر انگریزی دئے گئے جسکا ترجمہ یہ ہے۔

کلکتہ ۱۴ اگست سنہ ۸۴ء۔

حج مین کلکتہ کو بغرض تحصیل زبان مشرقی چہوڑتا ہون اور عزم دیوبند کا رکہتا ہون جب سے کہ مین نے اس مذہب اسلام کو قبول کیا ہر درجہ و طبقہ کے مسلمان میرے ساتہ بہت ہی سلوک سے پیش آئے مین بہت شکریہ ان لوگون کا ادا کرتا ہون خصوصاً مولوی امام الدین خان گماشتہ اکبر علی خان مشہور تاجر میرزا پور اور مولوی محمد عبد اللہ و مولوی محمد طاہر و مولوی رحیم بخش اور بہت سے لوگ جنکا نام لکہنا طول ہے مولوی محمد عبد اللہ میرے سچے دوست رہے جب سے کہ مین مذہب اسلام مین آیا مین ان کو اپنا بکس وغیرہ دے جاتا ہون مولوی امام الدین خان کے ذریعہ سے مین کلکتہ سے جانے پر قادر ہوا انہون نے پینتالیس روپیہ مرسلہ میرزا سلطان احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور بذریعہ مولوی محمد عبد اللہ کے میرے پاس بہیجدئے

نجم الدین احمد

نقل خط والدین نجم الدین

سنینگ برد

۴ مئی سنہ ۸۵ء

دربارہ اختیار کرنے ایک نئے مذہب کے تمکو ہم لوگون سے ملامت کا خوف نہ کرنا چاہئے اسلئے کہ ہم لوگ یقین کرتے ہین کہ تم نے اس مذہب کو خلوص نیت سے اختیار کیا ہے بغیر اس سے کہ تمہاری طبیعت مین کچہ بہت فرق آگیا ہو جو ہم لوگ سمجہتے ہین کبہی نہ ہوگا جیسا کہ تمہارے خطوط سابقہ سے جو فرقہ سے آئے صاف معلوم ہوتا ہے تمکو بہت بڑا تجربہ دنیا اور اس کے مخلوقات کا ہے اور اس لئے عمدہ طریقے بہلائے اور بہرائی کو مذاہب مختلفہ کے تم دریافت کر سکتے ہو جس طرح وجدان سلیم تمکو ہدایت کرے اور اسکا یقین رکہو کہ ہم لوگون کی دعا تمہارے ساتہ ہی تمہارے دایمی محب باپ اور ما

جواب نور افشان نمبری ۲۲ مطبوعہ ۲۹ می سنہ ۸۴ء

اس نمبر مین پادری صاحب نے اپنے زعم مین مسیح کا خدا سے دانے تا نہ بیٹہنا ثابت کیا ہے اور ناحق ۴ کالم تک کاغذ کو سیاہ کر ڈالا ہے لیکن غور کرنا چاہئے کہ خدا کا جسم ہوگا اور وہ ایک جگہ پر محدود بہی ہوگا تب کہین حضرت مسیح خدا سے دانے تا نہ بیٹہہ گئے ہونگے اور پر ظاہر ہے کہ جب خدا مجسم و محدود فی المکان ہوا تو عقلاً و نقلاً خدا نہین ہوسکتا خدا تو سب جگہ حاضر و ناظر اور علی کل شئی محیط ہے اور پادری صاحب اوسکو ایک جگہ بیٹہنا ثابت کرتے ہین مگر پادری صاحب بہی کہین مرقس ۱۶ باب ۱۹ مین بہی تو مسیح کا خدا سے دانے تا نہ بیٹہنا لکہا ہے اگرچہ مرقس حواریون مین سے نہین ہے۔ اور نہ وہ مسیح پر اور نہ مسیح سے روبرو ایمان

لایا نہا مگر تاہم کسی کی سنی سنائی بات تو کہتا ہی ہوگا۔
اور پطرس حواری بھی اپنی پہلی خط کی ۳ باب کی ۲۲
مین لکھتا ہے اگرچہ بعض علماء مسیحی نے اس کے خطوط کو
جعلی سمجھا ہے اور اغلاط نامہ وارد صاحب مین بسبب
مختلف اوس کو بدعتی اور انجیل سے جاہل اور
دین عیسوی کو ترک کرنے والا لکھا ہے اور مسیح نے
اوس کو شیطان کا لقب بخشا ہے مگر پھر بھی بنام نہاد
حواری تو ہے اسلئے پادری صاحب کیون نہین مسیح
کو خدا کے داہنے ہاتہ بیٹھنا نا چاہین مثل مشہور ہے
کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است۔ لیکن یہ ثبوت
جو پادری صاحب نے اس نمبر مین مسیح کے خدا کے
داہنے ہاتہ بیٹھنے پر دئے ہین تار پود عنکبوت سے
کم نہین اور بشرط ثبوت بھی انجیل مقدس خدا کی
کتاب اور مسیح خداء واحد کی فرستادہ نہ معلوم
ہون گے کیا معنی کہ عہد عتیق سے ثابت ہے کہ
خدا بے مجسم اور ایک جگہ پر محدود اور کسی مکان
کا مقید نہین ہے وہ سب جگہ موجود ہے پھر مسیح کا
اسکے داہنے ہاتہ بیٹھنا کیسا ایسے خدا سے تو ہندو دن
سے دہا دیو ہی اچھی ہین کہ ہر اک شوالہ و مندر مین
اسکو موجود سمجھ کر پوجا کرتے ہین نعوذ باللہ منہا
ناظرین منشور محمدی غور تو فرماوین کہ عیسائیون
اور حکماء فرنگ و جرمن وغیرہ سے نزدیک تو
آسمان کا وجود ہی نہین اور علم ہیئت کی رو سی
آسمان صرف ایک بخرہ ہے پھر مسیح کا خدا کے داہنے ہاتہ
بیٹھنا کیسا دیکھو پادری فانڈر صاحب اپنی کتاب
میزان الحق مین لکھتے ہین کہ آسمان کوئی جسمانی شی
نہین ہے صرف ایک بخرہ اور انتہای نظر ہے اور اوسکی
اثبات مین پادری صاحب موصوف اوسی رسالہ
مین چند دلائل پیش کرتے ہین۔
اب پادری صاحب دعوی بے دلیل کر تو گذرے
لیکن آخر مین فکر ہوا کہ اہل حق کی اعتراضات کا کیا
جواب ہوگا اس لئے آپ نے اب اس داہنے ہاتہ کی
بیٹھک کی معنے بے ربط بنائی چنانچہ بجنسہ آپ کی عبارت
نقل کرتا ہون۔
قولہ اب ہم دریافت کرین گے کہ اسکا کیا مطلب ہوا
اتنا تو ظاہر ہے کہ یہ کلام مجازی ہے کیونکہ خدا جسم سے
پاک ہے ہاتہ پیر نہین رکہتا داہنے ہاتہ پر بیٹھنے سے یہ
مراد ہے کہ وہ خدا کے ساتہ جلال و حکومت مین شریک
و سہیم ہوا۔ انتہی بلفظہ۔
اس تعبیر نے خدا کی عظمت و جلالت کو اور بھی خاک
مین ملا دیا کہ خدا سے خدائی معاذ اللہ تنہائی مین
نہو سکی لہذا اپنی مخلوق کو اپنا شریک ٹہرا لیا پس
گستاخی معاف آپ مین اور مشرک مین کیا فرق ہے
علاوہ اسکے خدا کے داہنے ہاتہ پر بیٹھنے کی معنی شریک
و سہیم کی لینا آسمان کو زمین اور زمین کو آسمان
کہنا ہے۔ اب بچشم انصاف اس تعبیر پر نظر کرنی چاہیے
اول غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ شراکت مسیح کی
حسب مفاد اس تعبیر اور پادری صاحب کی دعوی
کی مسیح کو بعد عروج آسمان سے ہوی کیونکہ اس سے
پہلے مسیح خدا کے داہنے ہاتہ کبھی نہین بیٹھے اور عہد عتیق

سے یہی بخوبی ثابت ہے کہ اسوقت تک کوئی خدا کے دا ہنے یا بائین ہاتھ نہین بیٹھا اور نہ کوئی اوسکا شریک ہوا بلکہ وہی ایک خدا حی و قیوم غیر متغیر بلا شراکت کسی بہیم کے انتظام عالم کرتا رہا تو خود بخود یا دریصاحبان کا یہ عقیدہ کہ (مسیح خود خدا تہا اور ازل سے خدا کے ساتہ تہا) غلط ہوگیا کیونکہ اگر ہمیشہ سے مسیح خدا کے ساتہ تہا تو اب دا ہنے ہاتہ کی نشست کیسی۔ سوائے اسکے اس شراکت مین خدا جو غیر متغیر تہا متغیر ہوگیا عہد عتیق مین ایک ہی خدا کا مذکور ہے اسی وحدہ لاشریک کی عبادت کا بیان ہے جسنے یہ تمام ہژدہ ہزار عالم اپنی قدرت سے ایجاد کئے اسمین تین خدا کا پتہ نہین اور اسیطرح عہد جدید مین ادسی ایک خدا لم یلد ولم یولد کو سجدہ کرنا لکہا ہے پس مسیح اگر خدا ہوتے یا خدا کی شریک وہیم ہوتے یا تیسرا روح القدس بہی خدا ہوتا تو انکی عبادت کرنے کا کچہ تو تذکرہ ہوتا۔

دوسری اگر مسیح خدا یا خدا کے شریک ہین تو ضرور ان مین اوصاف بہی خدا کی سے ہونی چاہئین مگر ان مین سوائے عبدیت و عجز بشری و بیچارگی کی الوہیت و شراکت کا نام و نشان بہی نہین ملتا ہم اختصارًا دو چار ہی اوصاف مسیح مین تلاش کرتے ہین۔

پہلی خدا کو کوی آزما نہین سکتا اور نہ وہ کسی سے آزمایا جاوے اور دیکہو کہ کہا وے اور خدا پر شیطان غالب نہین ہوسکتا لیکن مسیح پر چالیس روز تک شیطان حاوی رہا اور اسی عرصہ تک اسکی دیکہو کہ مین رہے اور ان کو اپنے بس مین رکہا کبہی یہان کبہی وہان پہرا گویا چالیس شب و روز مسیح علیہ السلام شیطانی قید مین رہے نعوذ باللہ منہ۔

دیکہو متی ۴ باب ۱-۹ و مرقس ۱ باب ۱۲ و ۱۳ و لوقا ۱ باب ۱-۷ پس اگر مسیح خدا یا خدا کے شریک ہوتے تو شیطان کا کیا مقدور تہا جو انکو چالیس شب و روز حیران رکہتا اور جگہ جگہ لئے پہرتا اگر خدا شیطان کے دہوکے مین آجاوے تو یہ سارا انتظام دینی و دنیوی درہم برہم ہوجاوے لہذا ایسی آدمی خدا کا شریک کیونکر ہوسکتا ہے احتمال ہے کہ شاید پہر کبہی شیطان کی دہوکے مین آجاوے درصورت دہوکے دہی شیطان کی جو قیامتین عابد ہوسکے ہین خارج از تحریر ہین اور مسیح بعد اس واردات سے بہی شیطان سے محفوظ نہین رہی دیکہو لوقا ۴ باب ۱۳ اور شیطان جب تمام آزمایش کرچکا مدت تک اس سے دور رہا۔ دیکہو مدت کا لفظ میعادی ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسیح سے شیطان ہمیشہ تک دور نہین رہا بلکہ کچہ مدت تک ان سے دور رہا اب علماء مسیحی دیکہین اور غور کرین کہ ایسے شخص کی مشارکت سے خدا کو کیا فائدہ ہوا ہوگا۔ البتہ اگر خدا مین بہی یہ صفت ہو تو پہر مشارکت مین کیا ہرج ہے۔

جہان چون نگیرد قرارے چنان
وزیرے چنین شہریارے چنان

باقی آیندہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف سے باہتمام چہپا۔